واعظ الجمعہ
خودکشی کا بڑھتا ہوا رجحان
اور
اس کی وجوہات
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

خودکشی کا بڑھتا ہوا رُجحان اور اس کی وُجوہات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

خودکشی کا بڑھتا ہوا رُجحان اور اس کی وُجوہات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبِهِ أجمعين.

خودکشی کی مُمانعت

برادرانِ اسلام! اپنے ہاتھوں سے خود کو مار ڈالنا خودکشی کہلاتا ہے، ایسا کرنا حرام، گناہِ کبیرہ اور عذابِ جہنّم کا باعث ہے، اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ مجید میں خودکشی کی سختی سے مُمانعت ومذمّت فرمائی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝۲۹ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا﴾[1] "اپنی جانیں قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تم پر مہربان ہے! اور جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا، تو عنقریب ہم اُسے آگ میں داخل کریں گے، اور یہ اللہ کو آسان ہے!"۔

---

(۱) پ۵، النساء: ۲۹، ۳۰.

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، قتلِ ناحق کرنا اور بدکاری ایسے گناہ ہیں، جو اللہ کے غضب کو اُبھارتے اور عذابِ الٰہی کو دعوت دیتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا﴾[1] "(اللہ کے بندے وہ ہیں) جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک نہیں کرتے، اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کیا، اور زِنا نہیں کرتے، اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا! قیامت کے دن اُس پر عذاب بڑھایا جائے گا، اور ہمیشہ ذِلّت کے ساتھ اس میں رہے گا!"۔

میرے محترم بھائیو! قرآنِ کریم میں جہاں بھی قتلِ ناحق کی مُمانعت بیان کی گئی ہے، وہاں اُس سے مراد صرف کسی دوسرے کو قتل کرنا نہیں، بلکہ کسی مؤمن کا خود کو مار ڈالنا بھی قتلِ ناحق میں شمار ہوتا ہے۔

انسانی جان کی اہمیت

عزیزانِ محترم! انسانی جان کس قدر اہمیت کی حامل ہے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے خود کو خطرہ وہلاکت میں ڈالنے، بے ہتھیار میدانِ جنگ میں جانے، زہر کھانے یا کسی بھی طرح اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾[2] "اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو،

---

(۱) پ ۱۹، الفرقان: ٦٨، ٦٩.

(۲) پ ۲، البقرۃ: ۱۹۵.

اور بھلائی والے ہوجاؤ! یقیناً بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں"۔

خودکشی کرنے والے پر جنّت حرام

حضراتِ گرامی قدر! خودکشی ایک ایسا معیوب فعل ہے، کہ حلال جان کر اس کا ارتکاب کرنے والے شخص پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنّت حرام ہے، حضرت سیّدنا حسن رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں کہ پچھلی اُمتوں میں کسی شخص کو ایک پھوڑا نکلا، جب اس میں زیادہ تکلیف محسوس ہونے لگی، تو اس نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکال کر اس سے پھوڑے کو چیر ڈالا، جس سے خون بہنے لگا اور پھر رُک نہ سکا، جس کی وجہ سے وہ بالآخر مر گیا۔ ربّ تعالی نے ارشاد فرمایا: «قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ!» "میں نے اس پر جنّت حرام کردی"۔ (یہ فرمانے کے بعد) حضرت سیّدنا حسن رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے مسجد کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: "اللہ کی قسم! مجھ سے اس مسجد میں حضرت سیّدنا جُندَب بن عبداللہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے مصطفی جانِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے یہ حدیث بیان فرمائی"[1]۔

جہنّم میں آلۂ خودکشی سے سزا

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! دنیا میں انسان جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا، جہنّم میں بھی اُسے اسی چیز کے ذریعے سزا دی جائے گی، حضرت سیّدنا ثابت بن ضحّاک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، حضور خاتم النبیین صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ، عَذَّبَهُ اللهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ»[2] "جو شخص اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کرے گا، اللہ تعالی اس کو جہنّم میں اسی چیز سے عذاب دے گا"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٣٠٧، صـ٦٢.

(٢) المرجع نفسه، ر: ٣٠٤، صـ٦١.

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ»[1] "جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنّم کی آگ میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا، اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنّم کی آگ میں بھی خود کو نیزہ مارتا رہے گا"۔

خودکشی بہرصورت حرام ہے، اور اس کا ارتکاب کرنے والا عذابِ جہنّم کا سزاوار وحقدار ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِداً مُخَلَّداً فِيهَا أَبَداً، وَمَنْ تَحَسَّى سُمّاً فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِداً مُخَلَّداً فِيهَا أَبَداً، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ [خَالِداً] مُخَلَّداً فِيهَا أَبَداً»[2] "جو پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا، وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ گرتا رہے گا، اور جو شخص زہر کھا کر خودکشی کرے گا، وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا، جہنّم کی آگ میں ہمیشہ اسے کھاتا رہے گا، جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکشی کی، تو دوزخ کی آگ میں وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا، اور وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا"۔

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ ادا کرنا؟

حضراتِ محترم! خودکشی اگرچہ بڑا قبیح ومذموم فعل ہے، لیکن اس کے باوُجود خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ ادا کرنا، اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کرنا جائز ہے۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الجنائز، ر: ١٣٦٥، صـ٢١٩.

(٢) المرجع نفسه، كتاب الطب، ر: ٥٧٧٨، صـ١٠٢٠.

"دُرِّ مختار" میں ہے کہ "جس نے خودکشی کی، اگرچہ جان بوجھ کر ہی کیوں نہ کی ہو، اُسے غسل دیا جائے گا، اور اُس پر نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے گی، اسی پر فتوی ہے"[1]۔

جہاں تک بات ہے کہ سرورِ دو جہاں ﷺ نے خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ ادا نہ فرمائی، تو وہ بطور تنبیہ تھا؛ تاکہ لوگ اس فعلِ حرام اور گناہِ کبیرہ کے اِرتکاب سے باز رہیں! سرورِ کونین ﷺ کی پیروی میں اگر علماء وفضلاء بھی ایسے شخص کی نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کریں، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "اگر علماء وفضلاء باقتدائے نبی ﷺ، فی المدیون وفی قاتل نفسہ (حضور نبئ کریم ﷺ کی پیروی میں مقروض اور خودکشی کرنے والے کی) بغرض زَجر وتنبیہ بے نمازی کی نمازِ جنازہ سے خود جُدا رہیں، کوئی حرج نہیں، ہاں یہ نہیں ہوسکتا کہ اصلاً کوئی نہ پڑھے، یوں سب آثِم وگنہگار رہیں گے"[2]۔

خودکشی کرنے والے کی برائی بیان کرنا؟

مرنے کے بعد کسی بھی فاسق وفاجر یا خودکشی کرنے والے کی برائی بیان نہ کی جائے؛ کیونکہ شریعتِ مطہَّرہ میں کسی بھی مسلمان کو مرنے کے بعد برائی سے یاد کرنے کی اجازت نہیں، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «لَا تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ؛ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوْا»[3] "مُردوں کو بُرا مت کہو؛ اس لیے کہ انہوں نے جو اعمال آگے بھیجے، وہ خود اُن اعمال کی جزا کو پہنچ چکے ہیں"[4]۔

---

(١) "الدرّ المختار" كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ٥/ ٢٥٨.
(٢) "فتاوی رضویہ" کتاب الصلاۃ، باب الاوقات، ٤/٦٢۔
(٣) "صحيح البخاري" كتاب الجنائز، ر: ١٣٩٣، صـ٢٢٤.
(٤) "واعظ الجمعہ" اسلام اور انسانی حقوق، صـ٨، ٩، مؤرّخہ ٧/١٢/٢٠١٨ء۔

حضرت سیّدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ، وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ»[1] "اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو، اور ان کی بُرائیوں سے باز رہو"۔

خودکشی کی وُجوہات واَسباب

حضراتِ ذی وقار! مختلف دنیاوی مسائل اور پریشانیوں کے باعث، دنیا بھر میں خودکشی کا رُجحان خطرناک حد تک بڑھتا جارہا ہے، ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا میں ہر سال تقریبًا ۸ سے ۱۰ لاکھ لوگ خودکشی کر رہے ہیں[2]، روز بروز یہ شرح آخر کیوں بڑھ رہی ہے؟ اس کی مختلف اور متعدِّد وُجوہات واَسباب میں سے چند یہ ہیں:

ڈپریشن

عزیزانِ مَن! خودکشی کرنے والا شخص اپنے دنیاوی مسائل کو ذہن پر اس قدر سوار کرلیتا ہے، کہ وہ سخت ذہنی دباؤ (Depression) کا شکار ہو جاتا ہے، اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت شدید متاثر ہو جاتی ہے، اس کے باعث وہ خودکشی جیسے سخت اِقدام اور گناہِ کبیرہ کا اِرتکاب کرنے سے بھی نہیں چُوکتا۔ عالمی ادارۂ صحت (World Health Organization) کے مطابق دنیا بھر میں تقریبًا ۳۰ کروڑ سے زائد اَفراد ذہنی دباؤ کا شکار ہیں، اور ایک عالمی سروے (International Survey) کے مطابق ہر چوتھا شخص اور ہر دسواں بچہ ذہنی صحت کے مسائل کا شکار ہے"[3]۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الجنائز، ر: ١٠١٩، صـ٢٤٦.

(٢) "خودکشی کی طرف بڑھتا رُجحان اور اس کا حل" آن لائن آرٹیکل ٦ جون ٢٠٢١ء۔

(٣) ایضًا۔

دماغی اور نفسیاتی بیماریاں

جانِ برادر! خودکشی کا دوسرا اہم سبب دماغی اور نفسیاتی بیماریاں ہیں۔ ماہرین کے مطابق ۳۵فیصد خودکشی کی وجہ، دماغی ونفسیاتی بیماری، مثلاً مایوسی، جدائی، تنہائی، بے روزگاری، حد سے زیادہ شراب نوشی، اور منشیات وغیرہ کا استعمال ہے، جبکہ خودکشی کی ۶۵ فیصد وُجوہات مختلف ہیں، جیسے غلط تربیت، سماجی تہذیب وثقافت میں بے اعتدالی، خاندانی لڑائی جھگڑے، کسی سے جذباتی لگاؤ اور اس میں مایوسی وناکامی، تعلیم اور امتحان میں ناکامی، جسمانی اَمراض اور تکلیف، یا اس طرح کی دیگر وُجوہات وغیرہ خودکشی کا باعث بنتی ہیں"[۱]۔

مُعاشی مشکلات

حضراتِ ذی وقار! آج کے حالات میں خودکشی کی ایک بڑی وجہ انسان کی مُعاشی مشکلات بھی ہیں، دنیا میں جُوں جُوں مہنگائی اور بے روزگاری کا سلسلہ بڑھ رہا ہے، ویسے ہی غربت واِفلاس، فقر وفاقہ اور مُعاشی مسائل کے باعث خودکشی کے واقعات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ کرونا وائرس کے باعث دنیا بھر میں لگنے والے لاک ڈاؤن (Lockdown) کے تناظر میں، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے اپنی ایک رپورٹ (Report) میں اظہارِ تشویش کرتے ہوئے کہا ہے کہ "دنیا میں پیدا شدہ عالمی مُعاشی بحران (Global Economic Crisis) کی وجہ سے خودکشی کے تناسُب میں اضافہ ہوسکتا ہے!" اور واقعی اِدھر چند ماہ کے اندر اس میں کافی اضافہ ہوا، اور

(۱) "خودکشی کا بڑھتا ہوا رُجحان: اَسباب وعوامل اور ہماری ذِمّہ داری" آن لائن آرٹیکل ۲۹ستمبر ۲۰۲۰ء، ملت ٹائمز۔

(حیرت کی بات یہ ہے کہ) مسلمانوں میں یہ رُجحان بہت بڑھ گیا ہے"[۱]۔

گھریلو لڑائی جھگڑے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! خودکشی کی چند بڑی وُجوہات میں سے ایک وجہ گھریلو لڑائی جھگڑے بھی ہیں، کہیں میاں بیوی کی گھریلو ناچاقیوں کا بازار گرم ہے، تو کہیں سوتیلے اور یتیم بچوں کے ساتھ نارَوا سُلوک کیا جارہا ہے، کوئی اِحساسِ محرومی کا شکار ہے، تو کوئی بے روزگاری کے باعث گھر میں ہونے والی لعن طعن سے تنگ ہے، اور جب یہ پریشانیاں اور گھریلو اُلجھنیں حد سے بڑھ جائیں، اور انسان کی قوّتِ برداشت جواب دے جائے، تو وہ ان مسائل اور لڑائی جھگڑوں سے چھٹکارہ پانے کے لیے خود کشی جیسے سخت اِقدام پر مجبور ہو جاتا ہے۔

دنیاوی اُمور میں ناکامی

عزیزانِ محترم! خودکشی کی ایک وجہ دنیاوی اُمور میں ناکامی بھی ہے، یہ ناکامی کسی بھی میدان میں ہوسکتی ہے، کاروبار میں ناقابلِ برداشت نقصان، قرض کی ادائیگی میں ناکامی، محبت میں ناکامی وغیرہ سمیت، اس کی متعدّد صورتوں میں سے کوئی بھی صورت ہو سکتی ہے۔ ایک "بینَ الاَقوامی تحقیقاتی رپورٹ" (International Research Report) میں بھی یہ واضح کیا گیا ہے، کہ ۶۰ فیصد خودکشی کے واقعات دنیا میں ناکامی کی وجہ سے پیش آتے ہیں"[۲]۔

---

(۱) ایضًا۔

(۲) ایضًا۔

گناہ پر ندامت اور جگ ہنسائی کا خوف

میرے عزیز دوستو! خودکشی کی ایک وجہ احساسِ گناہ اور جگ ہنسائی کا خوف بھی ہوتا ہے، بسااوقات انسان شیطانی بہکاوے میں آکر کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے، جس پر بعد میں اسے خوب پچھتاوا ہوتا ہے، بالآخر ایسا شخص جگ ہنسائی، اور شرم وعار کے خوف سے بچنے کے لیے خودکشی کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔

زندگی سے مایوسی

جانِ عزیز! خودکشی کی ایک بڑی وجہ زندگی سے مایوسی بھی ہے، بعض لوگ کینسر (Cancer)، ایڈز (AIDS)، یا جُذام (Leprosy) جیسی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں، اور بیماری میں ہونے والی تکلیف سے تنگ آکر، اور اپنی زندگی سے مایوس ہو کر خودکشی کر لیتے ہیں۔ "بعض بین َالاَقوامی رپورٹس میں کہا گیا ہے، کہ اس طرح کی بیماریوں کی وجہ سے خودکشی کرنے والوں کا تناسب ۱۵ سے ۱۸ فیصد ہے"(۱)۔

خودکشی سے بچنے کا طریقہ اور علاج

برادرانِ اسلام! خودکشی سے بچنے کے متعدّد طریقے اور علاج ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) جب امید کا ہر دروازہ بند دِکھائی دینے لگے، اور انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے، تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالی سے مدد مانگے، اور اس بات کا پختہ یقین رکھے کہ وہی مدد کرنے والا، بے سہاروں کا سہارا، اور دعائیں قبول کرنے والا ہے،

---

(۱) ایضًا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾[1] "اور تمہارے ربّ نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو، میں قبول کروں گا"۔

(۲) خودکشی سے بچنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے، کہ انسان کثرت سے اللہ کا ذکر کرے، کہ اس سے دِلوں کی بے چینی اور بے قراری کو قرار آتا ہے، انسان قلبی سکون محسوس کرتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾[2] "سن لو! اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے"۔

(۳) جو شخص اپنے ذاتی مسائل کے باعث پریشان ہوکر، خودکشی جیسے فعلِ حرام سے متعلق سوچ رہا ہو، اسے چاہیے کہ اللہ واحد پر کامل ایمان رکھے، اور نیک صالح اعمال بجالائے؛ کہ اعمالِ صالحہ کی بجاآوری دنیا وآخرت میں راحت، نعمت اور خوشحالی کا بہترین ذریعہ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ﴾[3] "وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام!"۔

(۴) خودکشی جیسے قبیح فعل کا اِرتکاب عموماً وہ لوگ کرتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ناشکرے ہیں، ناشکری کی عادت کے باعث ایسا شخص بڑی سے بڑی نعمت کو بھی حقیر اور کمتر خیال کرتا ہے، کسی حال میں خوش نہیں ہوتا، لوگوں کے سامنے اپنی قسمت وبدنصیبی کا رونا روتا اور ناشکری کا مُظاہرہ کرتا ہے، رفتہ رفتہ ناشکری کی اس عادتِ بد کے باعث، انسان ذہنی دباؤ کا اس قدر شکار ہوجاتا ہے، کہ خودکشی پر آمادہ ہوجاتا ہے،

---

(۱) پ۲٤، المؤمن: ٦٠.

(۲) پ۱۳، الرعد: ۲۸.

(۳) پ۱۳، الرعد: ۲۹.

لہذا بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے اسے جو چیز جتنی بھی حاصل ہے، اس پر شکرِ الٰہی بجا لائے؛ کہ ایسا کرنا نعمتوں میں اِضافہ کا سبب ہے، جبکہ ناشکری مصیبتوں، پریشانیوں اور عذاب کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾[1] "اگر اِحسان مانو گے (یعنی شکر کرو گے) تو میں تمہیں مزید دُوں گا، اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ترہے!"۔

(۵) جو بندہ اللہ تعالی پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ ہمیشہ اللہ ربّ العالمین پر توکُل رکھے، اپنی ضروریات، خواہشات اور مُعاملات کو اللہ تعالی کے سپرد کردے، تمام اَحوال میں اُسی پر اعتماد اور بھروسا رکھے، اور ظاہری اَسباب کو اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کا پختہ یقین رکھے، کہ جو اُس کے مقدّر میں لکھ دیا گیا ہے وہ اسے مل کر رہے گا، اور جو مقدّر نہیں، لاکھ کوشش کے باوُجود بھی اُسے حاصل نہیں کر سکتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَاۚ هُوَ مَوْلٰنَاۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾[2] "اے حبیب! آپ فرما دیجیے کہ ہمیں وہی پہنچے گا جو اللہ تعالی نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے، وہی ہمارا مَولیٰ ہے اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسا کرنا چاہیے!"۔

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے توکُل اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «فَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَّرَ

(۱) پ۱۳، إبراهيم: ۷.

(۲) پ۱۰، التوبة: ۵۱.

اللهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ»[1] "اگر تمہیں کوئی مصیبت آئے تو یوں نہ کہو کہ "اگر میں اس طرح کرتا تو یوں نہ ہوتا"، بلکہ یوں کہو کہ "اللہ نے یہی مقدّر کیا اور اُس نے جو چاہا کیا"؛ کہ شکوک وشبہات شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتے ہیں"۔

میرے محترم بھائیو! "توکُل اللہ تعالی کی معرفت کی بنیاد ہے، جس کا تعلق قلبی اَعمال سے ہے، توکُل اور اَسباب کو اختیار کرنے کے درمیان کوئی ٹکراؤ نہیں؛ کیونکہ توکُل کا تعلق دل سے ہے، اور اَسباب کا تعلق بدن سے ہے، توکُل یہ ہے کہ انسان کوشش اور وسائل کے ساتھ حقیقی رازِق وکفیل اللہ تعالی کو جانے مانے، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾[2] "اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ ہی پر بھروسا کرو!"۔ سرکارِ دوعالَم ﷺ نے ان دونوں بنیادی باتوں کو جمع کرکے فرمایا: «احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ! وَاسْتَعِنْ بِالله، وَلَا تَعْجَزْ!»[3] "جو چیز تمہارے لیے فائدہ مند ہو اُس کے لیے کوشش کرو، اور اللہ تعالی سے مدد بھی مانگو، اور ہمت ہار کر بیٹھ مت جاؤ!"۔ اس فرمانِ مصطفی ﷺ میں اَسباب کو اختیار کرنے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے مدد چاہنے کا حکم بھی فرمایا گیا ہے"[4]۔

(٦) جو شخص اپنی گھریلو پریشانیوں، اُلجھنوں، لڑائی جھگڑوں، اور بیماری یا بے روزگاری کے سبب ذہنی دباؤ کا شکار ہو، اُسے چاہیے کہ اس پریشانی کی طرف سے اپنی توجہ پوری طور پر ہٹالے؛ تاکہ اس کے ذہنی دباؤ اور اَعصابی کھچاؤ میں کچھ کمی واقع

---

(١) "سنن ابن ماجه" باب في القدر، ر: ٧٩، ١/ ٣١.
(٢) پ٦، المائدة: ٢٣.
(٣) "صحيح مسلم" كتاب القدر، ر: ٦٧٧٤، صـ١١٦١.
(۴) "واعظ الجمعہ" "اللہ پر توکُل، ٦ فروری ٢٠١٥ء۔

ہو، اور اس کا ذہن کچھ مثبت سوچنے سمجھنے کے قابل ہوسکے، زیادہ سوچنے سے مسائل ہرگز حل نہیں ہوتے، البتہ انسان بیمار ضرور ہوجاتا ہے!۔

(۷) جب شیطان خودکشی کا وسوسہ ڈالے تو اس کے دُنیا وآخرت میں ہونے والے نقصان اور عذاب کو یاد کیجیے! اور اپنے عزیز واَقارب اور اہل وعِیال کے بارے میں سوچیں، کہ آپ کے خودکشی کرنے کی صورت میں، انہیں کس طرح کی پریشانیوں اور مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا!۔

(۸) جب خودکشی کا شیطانی وسوسہ آئے، تو اللہ ربّ العالمین سے شیطان کے شر سے پناہ مانگیں، اللہ تعالی کے فضل وکرم سے بہتری کی امید رکھیں، اور مایوس ہرگز نہ ہوں کہ مایوسی گناہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾[1] "اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو!"۔

(۹) خودکشی عموماً وہ لوگ کرتے ہیں جن میں صبر وتحمل اور قوّتِ برداشت کی کمی ہوتی ہے، لہذا جب بھی دنیاوی پریشانیوں اور مالی مُعاملات کے سبب ذہنی دباؤ حد سے بڑھ جائے، اور خودکشی جیسا شیطانی خیال ذہن میں آنے لگے، تو خود کو اس اَمر کی یاددہانی کروائیں، کہ یہ دنیاوی مسائل اور پریشانیاں اللہ تعالی کی طرف سے ہماری آزمائش اور امتحان ہیں، ہمیں اس امتحان میں ہر حال میں سُرخرو ہونا ہے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝۱۵۵ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾[2]

---

(۱) پ۲٤، الزمر: ۵۳.

(۲) پ۲، البقرۃ: ۱۵۵، ۱۵٦.

"ضرور ہم تمہیں کچھ ڈر، بھوک، مال کے نقصان، پھلوں اور جانوں کی کمی سے آزمائیں گے، خوشخبری سنادواُن صبر والوں کو، کہ جب اُن پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ہم اللہ تعالی کا مال ہیں اور ہم کواُسی کی طرف لَوٹنا ہے"۔

(۱۰) خودکشی جیسا انتہائی اِقدام سراسر شیطانی وسوسوں اور بزدلی کا نتیجہ ہے، لہذا جو شخص اللہ تعالی پر کامل ایمان اور پختہ یقین رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ جب ایسے خیالات آئیں تو تقدیرِ الٰہی پر اپنے ایمان کو متزلزل نہ ہونے دے! اور قضاوقدر کے مُعاملات پر اللہ تعالیٰ سے راضی رہے، اور اس بات کو ذہن نشین کرلے کہ اس کے خودکشی کرنے سے نہ تو اس کی تقدیر بدل سکتی ہے، اور نہ ہی اس کے مسائل حل ہوں گے، لہذا خودکشی جیسے فعلِ حرام کا اِرتکاب کرکے خواہ مخواہ خود کو جہنّم کا ایندھن بنانا کہاں کی دانش مندی ہے ؟!۔

لہذا جب بھی مشکلات اور پریشانیاں حد سے بڑھ جائیں، اور دل میں شیطانی وسوسے سر اٹھانے لگیں، تو صبر وتحمل کا مُظاہرہ کریں، فرائض وواجبات کی پابندی کریں، حلال ذرائع آمدَن اپنائیں، اللہ تعالیٰ سے استعانت ومدد چاہیں، یقینِ کامل کے ساتھ صلاۃ الحاجات کا خوب اہتمام کریں، اور دل ودماغ کو باوَر کرائیں کہ مشکلات وقتی اور عارِضی ہیں، مَصائب وآلام کی یہ گھڑی بھی گزر جائے گی، اور اچھاوقت بہت جلد آئے گا؛ کہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾[1] "تو یقیناً دُشواری کے ساتھ آسانی ہے! یقیناً دُشواری کے ساتھ اَور آسانی ہے"۔

---

(۱) پ ۳۰، الانشراح: ٥، ٦.

ہماری ذِمّہ داری

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! خودکشی مسائل کا حل ہرگز نہیں، لہذا اس کا خیال بھی اپنے قریب نہ پھٹکنے دیں! حالات کا ڈٹ کر مُقابلہ کریں، توکُل وقناعت کی عادت اپنائیں، تقدیرِ الٰہی سے راہِ فرار اختیار نہ کریں، ہر حال میں شکرِ الٰہی بجالائیں، اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل وکرم کی دعا مانگیں، اپنے اِرد گرد بسنے والوں کو خودکشی کے اَخلاقی وسماجی نقصانات سے آگاہ کریں، تنگدستوں، مقروضوں اور پریشان حال لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، اور حسبِ استطاعت ان کے ساتھ تعاوُن کریں، ذہنی تناؤ اور مشکلات سے دوچار لوگوں میں جینے کا حَوصلہ پیدا کریں، اور انہیں اپنی مدد وتعاوُن کی یقین دہانی کرائیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں خودکشی جیسے فعلِ حرام اور کبیرہ گناہ سے بچا، اپنے مسائل اور حالات کا ڈَٹ کر مقابلہ کرنے کی ہمت عطا فرما، ہمارے اندر صبر وتحمل اور قوّتِ برداشت پیدا فرما، توکُل وقناعت کی توفیق عطا فرما، ہر حال میں تقدیر پر راضی رہنے کا جذبہ عنایت فرما، غریبوں، تنگدستوں اور مقروضوں کی مدد کا جذبہ عطا فرما، اور ہمیں شیطانی وسوسوں کا شکار ہونے سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.